Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۵ شوال ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۱ نبوت ۱۳۵۳ ہش ۔ ۱۱ نومبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۵۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۱ نبوت۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو پہلے کی نسبت خفیف فرق ہے تاہم ابھی بائیں جانب شکستہ پسلی میں بہت درد محسوس فرماتی ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اُسے اپنے قرب سے نوازتا ہے

ضرورت اِس امر کی ہے کہ انسان صبر سے کام لے کوئی دُکھ، تکلیف اور مصیبت اس کے قدم کو ڈگمگا نہ سکے

"بہت سے لوگ ہیں جو اوباشانہ اور عیاشانہ حالاتِ زندگی رکھتے ہیں اور وہ دُنیا کا فخر اور دُنیا کی عزت اور املاک و دولت چاہتے ہیں۔ اِس قسم کی آرزوؤں اور تمناؤں اور اُن کے پورا کرنے کی تدبیروں اور تجویزوں میں ہی اپنی عمر کھو بیٹھتے ہیں۔ اُن کی آرزوؤں کی انتہاء نہیں ہوتی کہ پیغامِ موت آجاتا ہے۔ اب اُن کو بھی اللہ تعالیٰ نے قویٰ تو دیئے تھے انہیں قویٰ سے اگر کام لیتے تو حق کو پا لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو کسی سے بُخل نہیں کیا لیکن ایسے لوگ خود قویٰ سے کام نہیں لیتے۔ یہ اُن کی اپنی بدبختی ہے۔ نیک بخت اور مبارک ہے وہ شخص جو اُن خدا داد قویٰ سے کام لے۔ بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اُس کے اوامر کی پیروی کرو اور نواہی سے پرہیز کرو تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے۔ اِس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمۂ کفر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور کیا کمی ہے۔ اُس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں جو ختم ہو جائیں بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کر لے وہ اُن فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے تھے۔

"بر کریماں کارہا دشوار نیست"

اللہ تعالیٰ نے جو اپنے محبوب بندوں کا نام ولی رکھا ہے تو کیا ولی بننا خدا تعالیٰ کے نزدیک مشکل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ اُس کے نزدیک بہت سہل امر ہے۔ ضرورت صرف اِس امر کی ہے کہ انسان راستی کے ساتھ اُس کی راہ میں قدم بڑھنے والا ہو اور اُس کے راستے میں صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ چلنے والا ہو کوئی دُکھ اور تکلیف و مصیبت اُس کے قدم کو ڈگمگا نہ سکے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرتا ہے اور اُن باتوں سے الگ ہو جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی نارضامندی کا موجب ہوتی ہیں اور سچی پاکیزگی اور طہارت اختیار کر لیتا ہے اور گندی باتوں سے پرہیز کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اُس کے ساتھ ایک تعلق پیدا کر لیتا ہے اور اُس کے قریب ہو جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دُوری اختیار کرے اور گندگی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے تو پھر خدا تعالیٰ بھی اُس کی پرواہ نہیں کرتا جیسے کہ فرمایا

"فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۴۹ تا ۳۵۰)

ہمارا مقصد

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۷؍ اگست ۱۹۴۸ء کو کوئٹہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جس کام کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ اتنا عظیم الشان ہے کہ اس کے لئے معمولی کوششیں کافی نہیں ہو سکتیں۔ مخالف ہمارے مقصد کو نہیں سمجھتا تو وہ معذور ہے۔ اگر وہ ضد یا ناواقفیت کی وجہ سے ہماری مخالفت کرتا ہے تو کوئی اعتراض کی بات نہیں وہ تو اس پر غور کرنا ہی نہیں چاہتا یا اگر غور کرتا ہے تو تعصب کی وجہ سے وہ صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اگر ہم بھی اپنے مقصد کو نہ سمجھیں اور ہمارا بھی رویہ ایسا ہی ہو کہ ہم اپنے مقصد کو سمجھنے کی کوشش نہ کریں تو ہم پر یقیناً افسوس ہو گا۔ ہمارا دعویٰ ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا دعویٰ سچا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نازک حالت کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی جماعت کے ذریعہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو پھر سے دُنیا میں قائم کر دے یہ مقصد ہے جس کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے اور جس کی خدا تعالیٰ ہم سے امید کرتا ہے۔ اور یہ معمولی چیز نہیں۔ ایک انسان کے لئے ایک انسان کی اصلاح بھی ناممکن ہے مگر ہم نے تمام دُنیا کی اصلاح کرنی ہے۔" (مشعلِ راہ)

ہمارا انتہائی ضروری کام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"وہ خدا جس کے ہاتھ میں نجات اور جس کی رضا میں انسان کی دائمی خوشحالی ہے وہ قرآن کی اتباع کے بغیر ہرگز نہیں مل سکتا پس قرآن کریم کا پڑھنا اور اس کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے از حد ضروری ہے۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۷؍ اگست ۱۹۶۶ء)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ ماہِ نبوت ۱۳۵۳ ہش

ایمان اور اعمالِ صالحہ کے فقدان کا زندہ ثبوت

اسلام کی ایک بہت بڑی فضیلت اور دل موہ لینے والی خوبی یہ ہے کہ اس نے ان دلوں کو جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ اس عدیم النظیر جذبۂ اخوت کے تحت ان میں باہم ایسی محبت و الفت پیدا ہوئی کہ وہ باہم دگر ایک اور وجودِ واحد کی طرح ہو گئے۔ اس سے قبل وہ تباہی کے کنارہ پر کھڑے تھے اور ایک دوسرے کے گلے کاٹ کاٹ کر کالعدم ہوا چاہتے تھے لیکن اسلام نے ان میں محبّت و الفت پیدا کر کے اور انہیں وجودِ واحد کی طرح بنا کر نہ صرف تباہ ہونے سے بچایا بلکہ اس کے زیر اثر انہیں، وہ طاقت، وہ قوت، وہ رعب اور وہ دبدبہ عطا کیا کہ وہ معلومہ دُنیا پر چھائے اور اسے اپنا مطیع و منقاد بنائے بغیر نہ رہے۔ اسلام کی اس فضیلت کا (جس نے آگے چل کر ایک عظیم تاریخی حقیقت اور دنیا کی ہیئت بدلنے والے عدیم النظیر انقلاب کی شکل اختیار کی) ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:۔

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا (آل عمران آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اور اللہ کا احسان جو (اس نے) تم پر (کیا) ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے، اُس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اُسکے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم (باہمی عداوت اور تفرقہ کی وجہ سے) آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے مگر اُس نے (باہمی الفت و محبت اور اخوت پیدا کر کے) تمہیں اس سے بچا لیا۔

مسلمانوں میں اُس وقت باہمی محبت و الفت اور اخوت کا پیدا ہونا اور اس کے زیر اثر اس کا باہم دگر ایک اور فردِ واحد کی طرح ہو جانا محض وقتی معجزہ نہ تھا کہ جو ایک دفعہ ظاہر ہو کر ختم ہو جاتا بلکہ یہ اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں اسلام کی صداقت اور اس کی کُل ادیان پر فضیلت کے مہتم بالشان اظہار کے طور پر رونما ہوا تھا اور اُس وقت تک رُونما ہوتا چلا گیا جب تک وہ اس تعلیم پر عمل کرتے چلے گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کا خود قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ اسلام کی تعلیم ہی ایسی ہے کہ اس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں باہمی محبت و الفت اور اخوت از خود پیدا ہو کر نشو و نما پاتی چلی جاتی ہے۔ اس تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں محبت و الفت اور اخوت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے خارجی ذرائع اور اثرات کا سہارا لینے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ۝ (سورۃ مریم آیت ۹۷)

ترجمہ:۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں (خدائے) رحمٰن ان کے لئے وُدّ (انتہائی شدید محبت) پیدا کرے گا۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے انتہائی شدید محبت پیدا ہونے کو حقیقی ایمان اور حقیقی اعمالِ صالحہ کے ساتھ مشروط کیا ہے اور اس طرح واضح فرمایا ہے کہ جب تک مسلمان حقیقی ایمان اور حقیقی اعمالِ صالحہ کی بجا آوری سے متصف رہیں گے وہ لازمی طور پر انتہائی شدید محبت کے جذبہ سے سرشار ہوتے چلے جائیں گے اور وہ باہم دگر ایک رہیں گے۔ اس سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ جب وہ حقیقی اعمالِ صالحہ کی بجا آوری سے محروم ہو جائیں گے تو پھر باہمی محبت و الفت بھی ناپید ہو جائے گی یا بالفاظِ دیگر باہمی محبت و الفت کا فقدان علامت ہو گا اس بات کی کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کا دعویٰ باطل ہے، مسلمان کہلانے کے باوجود حقیقی ایمان حاصل نہیں اور جب حقیقی ایمان حاصل نہیں تو ان کے اعمال بھی اعمالِ صالحہ نہیں۔

باہمی محبت و الفت علامت ہے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کی کیونکہ یہ پیدا ہوتی ہی ہے ایمان اور اعمالِ صالحہ کے نتیجہ میں۔ اگر باہمی محبت و الفت نہیں تو نہ ایمان ہی باقی ہے اور نہ اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کا ہی کوئی نام و نشان ہے۔ یہ امر ظاہر و باہر ہے اور اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں کہ آج خود مسلمان کہلانیوالوں میں باہمی محبت و الفت عنقا ہو کر رہ گئی ہے اور بقول ڈاکٹر نصیر احمد صاحب ناصر آج حالت یہ ہے کہ:۔

"ہماری اجتماعی زندگی میں محبت کا فقدان اس حقیقت کا زندہ ثبوت ہے کہ اس میں ایمان و اعمالِ صالحہ کا فقدان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم زندگی کے ہر گوشے میں خیانت، ظلم اور استحصال کرتے ہیں، ہم میں تکریمِ انسانی کا نہ تو احساس ہے نہ شعور۔ سُودی کار و بار کرنا، زکوٰۃ نہ دینا، اللہ تعالیٰ کے احکامِ انفاق کی خلاف ورزی کرنا، بخل کرنا، ناجائز کمائی کرنا، حلال و حرام میں تمیز نہ کرنا، معاشرہ میں فتنہ و فساد برپا کرنا ہمارا قومی شعار بن چکا ہے۔ محبت کے فقدان کے سبب ہم خود پرست بن گئے ہیں اور خود پرستی انسان کو فرعون کی طرح سرکش و ظالم، ہامان کی طرح فرعونوں کی معاون و ہمنوا اور قارون کی طرح زر پرست و بخیل بنا دیتی ہے۔"

(اقتباس از مضمون بعنوان "قرآن حکیم اور ہماری زندگی" مطبوعہ روزنامہ امروز لاہور ۸ نومبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۴)

جہاں تک ممکن ہو بیرونی جماعتوں کے احباب بڑی عید پر ربوہ میں قربانیاں کروائیں

اہلِ ربوہ قربانی کا زیادہ سے زیادہ گوشت جلسہ سالانہ کے انتظام کو دیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۷۴ء میں احباب جماعت کو تحریک فرمائی ہے کہ اس سال عید الاضحیٰ جو بڑی عید کہلاتی ہے جلسہ سالانہ کے ایام میں آرہی ہے، انشاء اللہ العزیز۔ اس سال عید الاضحیٰ ۲۵ دسمبر کو ہوگی۔ اس موقع پر جماعت کے دوست ربوہ میں بھی اور بیرون ربوہ بھی قربانیاں دیں گے۔ ایسے احباب جو ربوہ میں قربانی دینا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ایک نظام کے ماتحت قربانیوں کو تین دنوں پر تقسیم کرلیں اور اپنی قربانیوں کے گوشت کا جس قدر حصّہ ممکن ہو جلسہ سالانہ کے نظام کو پہنچائیں۔

بیرون ربوہ قربانیاں دینے والے احباب کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ انہیں چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جہاں تک حالات انہیں اجازت دیں وہ اپنی قربانیاں ربوہ میں کروائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں دفتر جلسہ سالانہ کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ:۔

(۱) ربوہ کے احباب اپنی قربانیاں ایک نظام (جو تجویز کر دیا جائے گا انشاء اللہ) کے ماتحت تین دن کریں گے اور قربانی کے گوشت کا جس قدر حصّہ ممکن ہو ناظم گوشت جلسہ سالانہ کو پہنچائیں گے۔

(۲) بیرونی جماعتوں کے احباب کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ اگر وہ اس موقع پر قربانی کے جانور مرکز میں بھجوانا چاہیں تو وہ صیغہ جلسہ سالانہ کو مطلع کر دیں کہ وہ جانور بھجوانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس صورت میں جانور ۲۴ دسمبر تک ربوہ میں پہنچا دیئے جائیں۔

اور اگر وہ قربانی کے جانور کی قیمت ادا کرنا چاہتے ہیں تو اس صورت میں بکرے کی قیمت مبلغ ۱۲۰ روپے تا ۱۵۰ روپے اور گائے کی قربانی میں حصّہ کی صورت میں قیمت فی حصّہ ۵۰ روپے تا ۷۰ روپے ہوگی۔

اس کے مطابق رقوم افسر جلسہ سالانہ کے نام بھجوا دیں انشاء اللہ العزیز اُن کی طرف سے اس موقع پر قربانی کروا دی جائے گی

(افسر جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید کی عظمت و شان

(مکرم محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے حسبِ پیشگوئی اور وعدہ اس آخری زمانہ میں اسلام کی شان و شوکت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت اور قرآن کریم کی عظمت و شوکت کو ظاہر کرنے کے لئے اپنے عظیم روحانی فرزند جری اللہ فی حُلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے اور الہاماً بتایا کہ میں نے تجھے اپنے جلال اور شوکت اور توحید کے قیام کی خاطر اور اصلاحِ خلائق کے لئے روئے زمین پر بھیجا ہے۔ اور آپؑ کی بعثت اُس وقت ہوئی جب اسلام انتہائی کس مپرسی کی حالت میں اور قرآن کریم ایک مہجور کتاب کی شکل میں تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ میں اس وقت اس ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اس کی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا ہے کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن شریف) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ قرآن شریف کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) وہ توریت یا کسی اور کتاب کے لئے نہیں۔ اس لئے ان کتابوں میں انسانی چالاکیوں نے اپنا کام کیا۔ قرآن شریف کی حفاظت کا یہ بڑا زبردست ثبوت ہے کہ اس کی تاثیرات کا ہمیشہ تازہ بتازہ ثبوت ملتا رہتا ہے۔" (الحکم ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء)

جہاں تک شان قرآن مجید اور اس کی عظمت و شوکت کا تعلق ہے وہ تمام دنیا پر ظاہر اور واضح ہے مگر کوتاہ نظر رکھنے والے اس سے منکر اور لاپرواہ ہیں۔ قرآن مجید خدا تعالیٰ کا بے مثال کلام ہے۔ اس کی روحانی تاثیرات و برکات ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں اور اس کے کمالاتِ عالیہ حقائق و دقائق، رموز و اسرار نہایت ارفع و اعلیٰ صورت میں ہر اس شخص پر منعکس ہوتے ہیں جو اس پر عمل کرنے اور اس کے ہر حکم کی کامل اتباع کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتابِ عظیم کی عظیم قدر کی اور ذاتی مشاہدہ و معائنہ کی بناء پر آپ نے اعلان فرمایا :-

"ہمارا مشاہدہ اور تجربہ اور ان سب کا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں اس بات کا گواہ ہے کہ قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منوّر کرتا ہے۔ اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علومِ غیب عطا فرماتا ہے اور دُعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۹۴)

اسی طرح اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کامل طور پر علیٰ وجہ البصیرت اعلان فرمایا کہ تمام کتابوں میں سے زندہ کتاب اور تمام صداقتوں، عظمتوں، حکمتوں اور بلاغتوں کا جامع صرف قرآن عظیم ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس علیہ السلام اپنی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۳۵۵ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں، اپنی حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات، اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز سے ھَلْ مِنْ مُّعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے اور دقائق و حقائق اس کے صرف دو تین نہیں جس میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحرِ ذخّار کی طرح جوش مار رہے ہیں۔ اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیطِ بیان سے رہ گئی ہو کوئی نور نہیں جو اس کی متابعت سے نہ ملتا ہو۔"

الغرض مامورِ زمانہ نے خدا تعالیٰ سے علم حاصل کر کے اور قرآنِ عظیم کے فیوض و برکات سے کامل طور پر منوّر ہو کر اپنے متبعین کو بھی اس روحانی سرچشمۂ فیض سے سیراب ہونے کے لئے یہ تعلیم دی کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کیونکہ تمام عظمت و شوکت اس کتاب عظیم سے وابستہ ہے۔ اس بارہ میں حضورؑ فرماتے ہیں :-

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن ..... تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی ..... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت ہی پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۶-۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آیت قرآنیہ۔

اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝

(سورۃ النمل)

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "حقیقت یہ ہے کہ مذہب کا اہم ترین حصہ جو اس کے لئے دل اور دماغ کی حیثیت رکھتا ہے عبادت الٰہی ہے۔ اگر عبادت الٰہی کو ترک کر دیا جائے تو مذہب صرف رسم و رواج کا نام بن کر رہ جائے گا اور خدا تعالیٰ سے تعلق کا دعویٰ محض ایک ڈھکوسلہ ہوگا۔ اس لئے اس جگہ مومنوں کی پہلی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں یعنی خود بھی باجماعت نماز ادا کرتے ہیں جس کی طرف یُقِیْمُوْنَ کا لفظ اشارہ کرتا ہے اور دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں گویا بحیثیت جماعت وہ نمازوں کی ادائیگی کا ہمیشہ التزام رکھتے ہیں اگر یہاں صرف انفرادی نمازوں کا ذکر ہوتا تو یُصَلُّوْنَ کہنا کافی تھا مگر اللہ تعالیٰ نے یُصَلُّوْنَ کا لفظ استعمال نہیں فرمایا بلکہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اسی طرح قرآن کریم کے اور مقامات میں بھی اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ یا اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ کے الفاظ ہی استعمال ہوئے ہیں اور اقامت ہمیشہ باجماعت نماز میں ہی ہوتی ہے پس مومنوں کی ایک بڑی علامت اس آیت میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ باجماعت نمازیں ادا کرتے رہیں اور نہ صرف خود نمازوں کی پابندی کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے بعض لوگ خود تو نماز کے بڑے پابند ہوتے ہیں مگر اپنے بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اگر اُن کے دل میں اگر سچا اخلاص ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارا کر سکے۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کا اس قدر احترام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا مکان مسجد سے بہت دور ہے اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں (اس وقت مدینہ میں کچے مکانات ہوتے تھے اور جب بارش کے دنوں میں پانی گلیوں میں بہتا تھا تو چونکہ پانی دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ٹکرا کر گذرتا تھا اور دیواریں پانی سے ٹوٹ جاتی تھیں اس لئے پانی کی زد سے دیواروں کو بچانے کے لئے لوگوں نے گلی میں دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ بڑے بڑے پتھر جن کو پنجابی زبان میں کھنگر کہتے ہیں رکھے ہوتے تھے۔ گلیوں میں کھنگر رکھنے کا رواج ہمارے ملک میں بھی ہے اور چونکہ ایک نابینا کے لئے سڑک کے بیچ میں چلنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور دیوار کے ساتھ ہاتھ مارتے جاتے ہیں اگر وہ ایسی دیوار کے ساتھ جس کے ساتھ کھنگر رکھے ہوئے ہوں تو ان کے گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے) جب اس نابینا نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ چونکہ دیواروں کے ساتھ پتھر رکھے ہوئے ہیں اور گلی کے بیچ میں میں چل نہیں سکتا اور اگر دیوار کے ساتھ چل کر مسجد میں آؤں تو گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لئے مجھے اجازت ہو تو میں گھر پر نماز ادا کر لیا کروں تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا اگر تمہیں مسجد میں آتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو یہ سنکر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور ہی گیا تھا کہ آپ نے صحابہ سے فرمایا اُس کو واپس بلاؤ۔ وہ جب واپس آیا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ اُس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے آپ نے فرمایا اگر اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے تو چاہے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ مسجد میں ضرور آیا کرو اسی طرح حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہو تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں اب دیکھو گو آپ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی آپ نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے شک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت سے کام ہیں لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے۔ اور سوائے اس کے کہ کوئی معذوری ہو یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں مسجد میں آنا نہایت ضروری ہے۔ ہنگامی کاموں سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہوگا نماز بعد میں ادا کر لی جائے گی لیکن اس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم سورۃ النمل)

مرسلہ:۔
(سید لطیف احمد شاہ صاحب چنیوٹ)

نماز میں لذّت نہ آنے کی وجہ اور اس کا علاج

"میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اسلئے ہوتے ہیں کہ اُن کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے۔ اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سوواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ اُن کو اس لذت کی اطلاع نہیں۔ اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا۔ اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے۔ گویا ان کے دل دکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ اُن کی دکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہیے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔"

(روحانی خزائن ۲ جلد اول ص۱۶۲ و ۱۶۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں :-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۸۲۴ -

میں محمد بشیر ولد چوہدری عبد المجید صاحب قوم چیمہ جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۳۵۴ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد محمد بشیر بی۔ ایس سی۔ بی۔ ایڈ۔
مکان نمبر ۹/۱۸ دار العلوم شرقی ربوہ۔
گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری امور عامہ دار العلوم شرقی ربوہ۔
گواہ شد فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا غلام محمد آباد۔ لائل پور حال۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۸۲۵

میں محمد اکرم عمر ولد حکیم محمد افضل صاحب فاروق قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ جو اس وقت ۔/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- محمد اکرم عمر ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد :- مرزا محمود الدین ولد مرزا احمد الدین صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد :- محمد احمد جلیل ولد حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۸۲۶

میں مقصود احمد ولد محمود احمد صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۷۳ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- مقصود احمد علوی ساکن بھڈال ڈاکخانہ چنو موم ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد :- خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ
گواہ شد :- بشیر احمد چوہان ولد لہب دین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۱۸۲۷

میں ہاشم بی بی بیوہ چوہدری نبی بخش صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱- نقد رقم مبلغ ۔/۱۸۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- ہاشم بی بی بیوہ چوہدری نبی بخش صاحب ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ چنو موم۔
گواہ شد :- عبد اللہ خان (پسر موصیہ) موضع بھڈال۔ ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد :- نصر اللہ خان (پسر موصیہ) موضع بھڈال۔ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۸۲۸

میں ناصرہ بیگم بنت شیخ عبد الغفور صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ معلمہ عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات حال پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱- زیور طلائی وزنی ۱ تولہ مالیتی ۔/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۔/۹۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت بطور معلمہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- ناصرہ بیگم بنت شیخ عبد الغفور صاحب مرحوم نزد شفاخانہ مویشیاں گجرات۔ گواہ شد :- حسام الدین میاں ولد میاں شہاب الدین صاحب مل روڈ۔ مردان۔
گواہ شد :- حمید اللہ خان عربی سلسلہ احمدیہ گٹ گنج مردان۔

(۲۴) پرانی اور "لا علاج" امراض کی ادویات کے نتائج ! (۲۴)

مکرم جناب شیخ احسان کریم صاحب پروپرائٹر نیشنل سوپ اینڈ کیمیکل انڈسٹری لائلپور نے لکھا "مجھے پائیوریا اور کیریز کی تکلیف تھی کسی دوا سے آرام نہ آیا "اینٹی پائیوریا" "اینٹی کیریز" کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ میرے دانت تندرست اور صحت مند ہو گئے"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ مکمل کورس ۔/۱۰ روپے۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

درخواستِ دعا

محترم چوہدری عطاء محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائلپور کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں بوجہ پیرانہ سالی قویٰ پر کمزوری کافی حد تک اثر انداز ہے۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خواجہ خورشید احمد۔ جڑانوالہ)

اعلان

قالین تیار کرنے والے اور ایکسپورٹ کرنے والے حضرات سے درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے مکمل کوائف سے مطلع فرما دیں۔ کتنا مال بنا رہے ہیں۔ کس قسم کا مال بنا رہے ہیں اور اس کی فروخت کا کیا انتظام ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس سلسلہ میں کچھ معلومات اور بعض صورتوں میں تعاون بھی پیش کیا جاوے۔

اسی طرح ایسے دوست جو HANDICRAFTS تیار کرتے ہیں وہ بھی اپنے پتوں اور کوائف سے مطلع فرما دیں۔

سمیع اللہ۔ شفاء میڈیکو۔ ۶۹ نسبت روڈ۔
چوک میو ہسپتال۔ لاہور۔ فون ۶۳۶۹۳

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ زکام
مردوں اور عورتوں کے خاص امراض

مطب : ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ فون ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• شراب سے ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ۱۰۰ سے اُوپر۔

سعید صفدر صاحب اپنے مضمون بعنوان "اَن گنت انسان شراب کی بھٹیوں کا ایندھن بن رہے ہیں" میں یہ بتاتے ہوئے کہ کراچی میں پچھلے دِنوں دیسی شراب پینے سے ایک سو سے اوپر افراد ہلاک ہو چکے ہیں، رقمطراز ہیں:-

"ہمارے (معاشرہ) میں اَن گنت لوگ شراب پینے اور شراب تیار کرنے یا بیچنے کا غیر قانونی دھندا کرتے ہیں۔ حکومت نے اپنے طور پر اس ضمن میں لاقانونیت کا سدِباب کرنے کے لئے مشینری قائم کر رکھی ہے... لیکن کراچی میں زہریلی شراب سے ایک سو سے زائد انسانوں کی ہلاکت کے المیہ کے بعد بلاخوف کہا جاسکتا ہے کہ دوسری سرکاری مشینریوں کی طرح محکمہ ایکسائز چابکدستی سے اپنے فرائض انجام نہیں دے رہا... لاہور میں اس نوع کا کوئی واقعہ نہیں ہوا لیکن کہا جاسکتا ہے کہ ہر روز کئی انسان دیسی شراب کے استعمال سے بظاہر طبعی لیکن حقیقۃً خودکشی کی موت مر رہے ہیں۔ لاہور کے قرب وجوار اور اندرونی علاقوں میں دیسی شراب کی تیاری اور فروخت کے لاتعداد مراکز غیر قانونی طور پر کام کر رہے ہیں۔" (روزنامہ مساوات (اشاعتِ خاص) ۱۰ نومبر ۷۴ء صفحہ ۹)

• بس کے حادثہ میں ۷ ہلاک ۲۶ زخمی

سرگودھا ۸ نومبر۔ گزشتہ روز ایک تیز رفتار بس درخت سے ٹکرا کر حادثہ کا شکار ہوگئی جس سے سات افراد ہلاک اور ۲۶ زخمی ہو گئے۔ بس موضع بیربل سے جھاوریاں جا رہی تھی۔ غایت درجہ تیز رفتاری کے باعث ڈرائیور بس پر قابو نہ رکھ سکا اور وہ ایک درخت سے جا ٹکرائی۔ بہت سے مسافر ٹوٹی پھوٹی بس کے ڈھانچے میں پھنس کر رہ گئے۔ آس پاس رہنے والوں نے آریوں اور دیگر اوزاروں سے بس کے مختلف حصوں کو کاٹ کر پھنسے ہوئے زخمیوں اور ہلاک ہونے والوں کو باہر نکالا۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۹ نومبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• فلور مل میں آتشزدگی، ۵۰ لاکھ کا نقصان

لائلپور ۸ نومبر۔ لائلپور کی چوہدری فلور مل اور اس سے ملحق کھاد، روئی کپڑے اور مشینی پرزوں کے متعدد گودام آگ لگنے سے جل کر تباہ ہو گئے۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ مل میں آگ اچانک صبح بھڑک اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے اور مل سے ملحقہ گودام بھی اس کی لپیٹ میں آگئے۔ اطلاع ملتے ہی لائلپور سٹی کے تین فائر بریگیڈ موقع پر پہنچ گئے لیکن آگ کی شدت اتنی بڑھ چکی تھی کہ وہ آگ پر قابو نہ پا سکے۔ چنانچہ چنیوٹ اور جڑانوالہ کے فائر بریگیڈ بھی طلب کر لئے گئے۔ لیکن رات ۸ بجے تک بھی آگ پر قابو نہ پایا جا سکا۔ نقصان کا اندازہ پچاس لاکھ روپے لگایا جاتا ہے۔

(روزنامہ "امروز" لاہور ۹ نومبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• تین سال میں ۸۰ کروڑ روپے کی تار چوری ہوئی

وزیرآباد ۸ نومبر۔ چور تھانہ سمبڑیال کے بالمقابل سیالکوٹ روڈ سے ہزاروں روپے کی ٹیلیفون تار کاٹ کر لے گئے اور پولیس کے عملہ کو جو چند منٹ کے فاصلہ پر موجود ہے کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ محکمہ ٹیلیفون کے باخبر ذرائع نے بتایا کہ گزشتہ تین سال میں جی ٹی روڈ راولپنڈی سے لے کر لاہور تک، وزیرآباد سیالکوٹ روڈ، سیالکوٹ ڈسکہ روڈ اور سیالکوٹ پسرور روڈ سے تقریباً اسی کروڑ روپے کی ٹیلیفون تار چوری ہو چکی ہے مگر پولیس ان وارداتوں پر قابو نہیں پا سکی۔

(امروز ۹ نومبر ۷۴ء صفحہ ۲)

• مالیہ کے ڈیڑھ لاکھ روپے خوردبرد

قائدآباد ۸ نومبر۔ مزدور کسان پارٹی سرگودھا ڈویژن کے سیکرٹری اطلاعات رانا شوکت علی نے کہا ہے وان بھچراں میں نمبردار ایک مرتبہ کاشتکاروں سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ بطور مالیہ وصول کرنے کے بعد دوبارہ مالیہ وصول کر رہا ہے۔ نمبردار نے پہلے اپنے ایک نمائندے کے ذریعہ مالیہ وصول کرایا اور اسے سرکاری خزانہ میں جمع کرانے کی بجائے خوردبرد کر لیا۔ اب وہ کاشتکاروں سے دوبارہ مالیہ وصول کر رہا ہے۔ انہوں نے اس واقعہ کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

(امروز ۹ نومبر ۷۴ء صفحہ ۱)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

احمدی ڈاکٹر کا جذبہ خدمتِ خلق

(موصولہ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

مکرم ڈاکٹر میجر محمد خاں صاحب کو گیمبیا میں بطور واقفِ زندگی گئے ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا ہے۔ آپ نے گیمبیا کے شہر بریکامہ میں طبّی مرکز قائم کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو آغاز میں ہی بے حد مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے خط مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء کا ایک اقتباس احباب کے استفادہ کے لئے پیش ہے:-

"سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امّا بعد۔ حضور پُرنور کا نوازش نامہ ملا۔ حضور نے میرے لئے دعا فرمائی ہے۔ حضور کی دعاؤں سے کام بن رہا ہے ورنہ میں تو ایک ذرّہ ناچیز ہوں۔ پھر یہاں پر مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اگرچہ یہ موسم ہنگر سیزن کہلاتا ہے اور رقم نہ ہونے کے باعث عموماً ڈاکٹروں کے پاس مریض کم آتے ہیں تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ماہ ۳۷۷ نئے مریضوں کا علاج کیا گیا۔ گردونواح سے سات سات آٹھ آٹھ میل سے لوگ آ رہے ہیں۔ ایک آدھ مریض سینیگال کے بھی آئے۔ مجھے یاد نہیں کہ کوئی بیمار اچھا نہ ہوا ہو عموماً لوگ دو دن میں ہی شفا پا کر خوش خوش جاتے ہیں سوائے بعض پرانے یا شدید بیماروں کے۔ عام طور پر رپورٹیں یہی مل رہی ہیں کہ لوگ خوش ہیں۔ ایک تو ان کا علاج پیار اور محبت اور توجہ سے کیا جاتا ہے اور دوسرے یہ کہ دیگر ڈاکٹروں کی نسبت فیس کم لی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہنگر سیزن کی وجہ سے جن لوگوں کے پاس پیسہ نہ ہو ان کا پورا ہی علاج مفت یا آدھا مفت کر دیا جاتا ہے۔"

اعلانِ نکاح

عزیزہ ناہید کوثر بنت کرنل احمد خاں صاحب سکنہ خوشحال آباد ٹوپی تحصیل صوابی ضلع مردان کا نکاح عزیز اقبال احمد ولی اللہ صاحب ابن مکرم سید مقبول شاہ صاحب سکنہ اچینی پایاں ضلع پشاور کے ساتھ تیس ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو بمقام ڈیرہ اسمٰعیل خاں مکرم صوفی غلام محمد صاحب مقامی امیر جماعتِ احمدیہ نے پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور اسے ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین

(صوبیدار عبدالغفور خان۔ ربوہ)

درخواستِ دعا:- خاکسار کی اہلیہ صاحبہ جانکی دیوی ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں ان کی شفایابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمود احمد خاں ریلوے انجنیئر شیخوپورہ)

ضرورت اکاؤنٹنٹ

ایک احمدی تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت ہے جو کسی پرائیویٹ فرم کا کم از کم تین سالہ تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ اپنے مکمل کوائف اور قابلِ قبول تنخواہ کے بارے میں فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیویں۔

میسرز ماڈرن سروس اسٹیشن
چوک فوارہ بہاولپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴